قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْب

شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ رحمہ اللہ المتوفی سن 728ھ

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: مجموع الفتاوی

پیشکش: میراث الانبیاء ڈاٹ نیٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ﴾ (الانعام: 50)

(آپ کہہ دیجئے میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالی کے خزانے ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں، اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو پیروی نہیں کرتا ہوں مگر صرف اسی کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے)

اسی طرح سے سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی فرمایا۔ یعنی جو سب سے پہلے اولوا العزم (بلند حوصلہ) اور سب سے پہلے رسول تھے جنہیں اللہ تعالی نے اہل زمین کے لیے بھیجا انہوں نے، اور خاتم الرسل اور خاتم اولی العزم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نے اس بات سے برأت کا اظہار فرمایا۔

یہ اس لیے کیونکہ کبھی وہ رسول سے علم غیب کا مطالبہ کرتے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (الملک: 25)

(اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا، اگر تم سچے ہو؟)

اور:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭقُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ﴾ (الاعراف: 187)

(وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اس کا وقوع کب ہو گا؟ کہہ دیجئے اس کا علم تو صرف میرے رب ہی کے پاس ہے)

کبھی (کائنات میں) تاثیر کا مطالبہ کرتے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا، اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا، اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِيْلًا، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاۗءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (الاسراء: 90-93)

(اور انہوں نے کہا ہم ہر گز آپ پر ایمان نہ لائیں گے، یہاں تک کہ آپ ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ جاری کر دیں، یا آپ کے لیے کھجوروں اور انگور کا ایک باغ ہو، پس آپ اس کے درمیان خوب نہریں جاری کر دیں، یا آپ آسمان کو ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں، جیسا کہ آپ نے دعویٰ کیا ہے، یا آپ اللہ اور فرشتوں کو ہی ہمارے سامنے لے آئیں، یا آپ کے لیے سونے کا ایک گھر ہو، یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں، اور ہم آپ کے چڑھنے کا بھی ہر گز یقین نہ کریں گے، یہاں تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب اتار لائیں جسے ہم پڑھیں۔ آپ کہہ دیجئے میرا رب پاک ہے، میں تو ایک بشر کے سوا کچھ نہیں جو رسول ہے)

کبھی بشری حاجتوں اور تقاضوں کو آپ ﷺ کے بارے میں عیب گردانتے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا، اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا﴾ (الفرقان: 7-8)

(اور انہوں نے کہا اس رسول کو کیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا کہ اس کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا، یا اس کی طرف کوئی خزانہ اتارا جاتا، یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھایا کرتا)

پس آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ انہیں بتا دیں کہ بے شک وہ غیب نہیں جانتے، نہ اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں، نہ وہ کوئی فرشتے ہیں کہ جو کھانے یا مال سے بے نیاز ہوں، بلکہ وہ تو صرف اور صرف اسی کی پیروی کرتے ہیں جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے، اور جو کچھ ان کی طرف وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع ہی دین ہے، اور وہ اللہ تعالی کی اطاعت اور اس کی عبادت ہے علماً و عملاً، باطناً وظاہراً۔

چناچہ ان تین چیزوں میں سے جو ذکر ہوئیں انہیں اتنا کچھ ہی حاصل ہے جتنا اللہ تعالی نے انہیں عطاء کیا، پس آپ ﷺ اس میں سے اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو سکھلایا، اور اتنی ہی قدرت رکھتے ہیں جتنی چیزوں پر اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو قدرت دی، اور انہی چیزوں سے بے نیاز ہیں جن سے اللہ تعالی نے آپ کو بے نیاز رکھا جو عام عادات سے یا غالب لوگوں کی عادات سے ہٹ کر تھے۔